رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۱۲۵

تار کا پتہ: الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت دو پیسے

نمبر ۱۴۴	۱۸ دسمبر ۱۹۳۵ء	مطابق	یوم چہارشنبہ	مورخہ ۲۱ رمضان ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۳

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ــــــــ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھُوَ النَّاصِرُ

زندہ خدا کا زندہ نشان

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کے فتنہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

ہر ابتلاء جماعت احمدیہ کیلئے رحمت ہے

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَكَ ۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفُوْا عِرْضَكَ ۔ اِنِّيْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ ۔

لوگ چاہتے ہیں۔ کہ تیرے نور کو بجھا دیں لوگ چاہتے ہیں۔ کہ تیرے ساز و سامان کو اچک کر لے جائیں۔ مگر وہ ایسا نہیں کر سکینگے۔ کیونکہ میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں ؛

یہ وہ کلام ہے۔ جو آج سے تینتیس سال پہلے ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو بانی سلسلۂ احمدیہ پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا۔ وہ دن جاتا ہے۔ اور آج کا دن آتا ہے۔ متواتر دنیا کے لوگوں نے خدا تعالےٰ کے نور کو بجھانے کی کوشش کی۔ اور اس متاعِ روحانی کو لوٹنے کی کوشش کی جو بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا ہوا تھا۔ مگر ان تمام بدخواہوں اور دشمنوں کے حصہ میں صرف ناکامی اور نامرادی آئی۔ اور ہر شورش جو دشمن نے اٹھائی۔ اسی کے پیچھے سے رحمت الٰہی کے بادل جھومتے ہوئے آ موجود ہوئے اور ہر فتنہ جو معاندین نے برپا کیا۔ اسی کے نیچے سے اللہ تعالےٰ کی برکتوں کا خزانہ نمودار ہوا۔ غرض مثنوی رومیؒ کے قول کے مطابق کہ ؎

ہر بلا کیں را حق دادہ اند
زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ اند

ہر ابتلاء احمدیت کے لئے رحمت بن گیا۔ اور ہر حملہ اس کی ترقی کے لئے کھاد بن گیا۔ اور کوئی دن نہیں چڑھتا کہ جس میں احمدیت کا قدم پہلے کی نسبت آگے نہیں پڑتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

احرار اور حکومت کا متفقہ حملہ

انہی حملوں میں سے جو نصف صدی سے احمدیت پر ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ ایک حملہ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں ہوا۔ اور اس دفعہ ایک جماعت جتھے اور طاقت کے ساتھ خود احمدیت کے مرکز پر حملہ آور ہوئی۔ اور اخلاق و شرافت کے معیار کو بھلا کر ایسے ایسے گندے حملے کئے گئے کہ شرافت نے سر پیٹ لیا۔ اور انسانیت نے شرم سے اپنا مونہہ دامن میں چھپا لیا۔ مگر دشمن خوش تھا کہ اس نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ اور نازاں تھا۔ کہ ہنسی تمسخر اور گالیوں کے ذریعہ سے اس نے احمدیت کی عزت کو خاک میں ملا دیا ہے۔ اس وقت سے پہلے دشمنانِ احمدیت سلسلۂ احمدیہ کے خلاف یہ اعتراض کیا کرتے تھے۔ کہ یہ لوگ سیاست سے الگ رہتے ہیں۔ اور بزدل۔ اور کمزور ہیں۔ اسی دن احملہ کی شکل بدل دی گئی۔ اور یہ کہا گیا۔ کہ احمدی اصل میں حکومت کے مخالف ہیں۔ اور حکومت کے مقابل پر ایک متوازی حکومت بنانا چاہتے ہیں۔ اور اس مضمون پر اس قدر زور دیا گیا۔ کہ خود حکومت جس کی آنکھوں کے سامنے احمدیت کی تاریخ موجود تھی۔ دھوکہ میں آ گئی۔ اور مولوی عطاء اللہ صاحب جو اس احرار کانفرنس کے صدر تھے۔ ان پر حکومت نے جو مقدمہ کیا۔ وہ ہر سمجھدار انسان کی نظر میں مولوی عطاء اللہ صاحب کے خلاف مقدمہ نہ تھا۔ بلکہ احمدیت کے خلاف مقدمہ تھا۔ چنانچہ اس مقدمہ کے دوران میں صدر انجمن احمدیہ کے ریکارڈ منگوائے گئے۔ مجھے کہ امام جماعت احمدیہ کا ہوں۔ عدالت میں گواہی کے لئے بلوا کر تین دن طویل جرح کا نشانہ بنایا گیا

سلسلہ احمدیہ کے دوسرے کارکنوں کو بلا کر لمبی لمبی جرحیں کی گئیں۔ اور ہر منصف مزاج نے تسلیم کیا۔ کہ یہ مقدمہ حکومت نے مولوی عطاء اللہ صاحب کے خلاف نہیں کیا۔ بلکہ احمدیت کے خلاف کیا ہے۔ آخر جب مقصد حاصل ہو گیا اور بزعم خود احمدیت کے رازہائے سربستہ کو حکومت اور احرار باہم مل کر افشا کر چکے۔ تو مقدمہ کا فیصلہ ہوا۔ عدالتِ ماتحت نے مولوی صاحب کو چھ ماہ کی سزا دی۔ لیکن فیصلہ کے ساتھ ہی بلا توقف ضمانت منظور کر لی گئی۔ پھر جب عدالتِ اپیل کے سامنے مقدمہ پیش ہوا تو اس نے فیصلہ میں مولوی عطاء اللہ صاحب کو چھوڑ کر احمدیت پر فرد جرم لگایا۔ اور مولوی صاحب کو اندازاً پندرہ منٹ تک اپنی صحبت میں بیٹھنے کی سزا دی۔ یہ فیصلہ کیا تھا۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء کی احرار کانفرنس کا زیادہ بھیانک الفاظ میں خلاصہ تھا۔ اسکی کارروائی کی صحت پر مُہر تصدیق تھا۔ اور اس امر کا اظہار تھا۔ کہ احمدیہ جماعت درحقیقت حکومت میں ایک حکومت ہے۔ اور ملک کے امن کے لئے خطرہ۔ احرار نے اس فیصلہ کو پڑھا۔ اور اپنی دی ہوئی گالیاں عدالت کی قسلم سے سن کر جامے میں پھولے نہ سمائے انہوں نے اس فیصلہ کو لاکھوں کی تعداد میں مختلف زبانوں میں دنیا میں شائع کیا۔ اور سمجھے کہ ہم نے ایک طرف حکومت اور احمدی جماعت کے تعلقات کو بگاڑ دیا ہے۔ تو دوسری طرف تعلیم یافتہ طبقہ کو اس فیصلہ کے ذریعہ سے احمدیت سے بدظن کر دیا ہے۔ مگر انہیں کیا معلوم تھا۔ کہ

تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ

انسان ایک سازش کرتا ہے۔ مگر خدا کی تقدیر اسے مٹانے کی تیاریاں کر رہی ہوتی ہے۔ جب احرار اپنی کامیابی پر خوش ہو رہے تھے۔ وہ خیر الماکرین۔ خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا ہے۔ دشمن کے ہاتھوں ہی سے آپ کی سچائی کے ثبوت کے لئے ایک زبردست گواہی تیار کروا رہا تھا۔ سچ ہے کہ جسے خدا رکھے اسے کون چکھے۔

احرار کی ذلت کے لئے خدا تعالےٰ کی تدبیر

احرار اس خوشی میں پھولے نہیں سماتے تھے۔ کہ اچانک شہید گنج کا واقعہ ہو گیا۔ احرار نے جمہور مسلمانوں کا اس مسئلہ میں ساتھ نہ دیا۔ اور مسلمانوں کو اپنے دفتر کے سامنے گولیاں کھاتے ہوئے دیکھ کر ان کی راہ نمائی کے لئے قدم نہ اٹھایا بس پھر کیا تھا۔ ان کی حقیقت کے رُخ پر سے نقاب اٹھ گئی۔ اور مسلمانوں نے انہیں ان کے اصلی رُوپ میں دیکھ کر اس قدر اظہارِ نفرت کیا۔ کہ تاریخ شائد ایسی شدید نفرت کی دوسری مثال پیش کرنے سے قاصر ہوگی۔

احرار کا دوبارہ حملہ

جب احرار نے دیکھا کہ خدا تعالےٰ نے ان کی حقیقت کو ظاہر کر کے انہیں مسلمانوں کی نظروں میں گرا دیا ہے۔ تو انہوں نے ایسی راہیں تلاش کرنی شروع کیں۔ کہ جن پر چل کر وہ اس مصیبت سے نجات حاصل کر سکیں۔ آخر یہی فیصلہ کیا۔ کہ سب سے آسان اور سب سے نافع ترین یہی بات ہے۔ کہ احمدیت پر پھر سے ایک حملہ کر دیا جائے۔ چنانچہ دوسرے مسلمان تو اپنے جلسوں میں احرار کی غداری پر اظہارِ نفرت کر رہے تھے۔ اور احرار جگہ بہ جگہ جلسے کر کے یہ شور مچا رہے تھے۔ کہ مسجد شہید گنج کا پیچھا چھوڑو۔ اصل کام احمدیت کی مخالفت ہے۔ اس کی طرف توجہ کرو۔ اور روز نئے نئے الزام تراش کر لوگوں میں مشہور کر رہے تھے۔ ان الزامات میں سے وہ الزام یہ تھے۔ کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک کرتے ہیں اور آپ کے (فداہ نفسی روحی) درجہ کو بانی سلسلہ احمدیہ کے درجہ سے نعوذ باللہ من ذالک ادنےٰ سمجھتے ہیں۔ اور قادیان کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے افضل خیال کرتے ہیں۔

احرار کو مباہلہ کا چیلنج

اس جھوٹ اور افترا کی انہوں نے اس قدر اشاعت کی۔ کہ میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اس کی تردید کر دوں۔ کیونکہ گو یہ دونوں باتیں بالبداہت غلط اور احرار کے مفتریات میں سے ہیں۔ لیکن پھر بھی بعض ناواقف لوگوں کو دھوکہ لگنے کا امکان ہو سکتا تھا۔ میں نے جہاں ان اعتراضات کی تردید کی۔ وہاں یہ بھی شائع کیا۔ کہ اگر احرار کو اس الزام پر اصرار ہے۔ تو وہ مجھ سے لاہور یا گورداسپور میں مباہلہ کر لیں۔ اور دونوں فریق پانچ پانچ سو یا ہزار ہزار آدمی جیسا بھی فیصلہ ہو۔ ہمراہ لائیں۔ اور تصفیہ شرائط کے بعد تاریخ مقرر کی جائے۔

احرار کی بہانہ سازی

احرار نے جب میرا یہ اعلان پڑھا۔ تو سمجھے۔ کہ اب اس ذریعہ سے ہم مسلمانوں میں جوش پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر چونکہ حکومت نے فساد کے خوف سے احرار کے لئے اس سال قادیان میں کانفرنس منعقد کرنا ممنوع قرار دیا ہوا تھا۔ انہوں نے مباہلہ کی منظوری کا اعلان کرتے ہوئے یہ شرط لگا دی کہ مباہلہ قادیان میں ہو۔ میں نے اس شرط پر اس امر کو بھی منظور کر لیا۔ کہ اگر احرار کو لاہور یا گورداسپور پر کوئی خاص اعتراض ہو۔ تو مجھے اس پر بھی اعتراض نہیں لیکن باقی شرطوں کے لئے دونوں فریق کے نمائندے اکٹھے ہو کر ایک تصفیہ کر لیں۔ اس کے پندرہ دن بعد کی کوئی تاریخ مباہلہ کے لئے مقرر کی جائے۔

چونکہ احرار کی غرض مباہلہ کرنا نہ تھی۔ بلکہ دو غرضوں میں سے ایک غرض تھی یا تو یہ کہ قادیان میں حکومت ان کو جانے نہ دے گی۔ اور اس طرح مباہلہ کا پیالہ ان سے ٹل جائے گا۔ اور یا پھر یہ کہ اس بہانہ سے وہ قادیان جا کر کانفرنس کر سکیں گے۔ اور اس طرح لوگوں میں فخر کر سکیں گے کہ دیکھو باوجود حکومت کے روکنے کے ہم کانفرنس کر آئے ہیں۔

میں نے جب بار بار تصفیہ شرائط پر زور دیا۔ تو بجائے شرائط کا تصفیہ کرنے کے مظہر علی صاحب اظہر کی طرف سے میرے نام تار آ گئی۔ کہ احرار مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ ۲۳ر نومبر کو وہ قادیان مباہلہ کے لئے آ جائیں گے۔ اس پر جماعت احمدیہ کے سکرٹری نے انہیں جواب لکھا۔ کہ آپ نے شرائط کا تصفیہ تو کیا نہیں۔ اس اعلان سے کیا مطلب ہے۔ اس کا جواب سکرٹری کو تو کوئی نہ دیا گیا۔ لیکن اخبارات میں شور مچا دیا گیا۔ کہ ہمیں سب شرائط منظور ہیں۔ لیکن ساتھ ہی جو مضامین اس بارہ میں احرار کی طرف سے شائع ہوئے۔ ان میں قریباً ہر شرط کو رد کر دیا گیا۔ مثلاً میری شرط تھی۔ کہ پانچسو یا ہزار آدمی مباہلہ میں شامل ہوں۔ اس کے متعلق لکھا گیا۔ کہ آپ جتنے چاہیں آدمی لائیں۔ ہم آپ کو مجبور نہیں کرتے۔ باقی رہا ہمارا معاملہ سو ہم آپ کی شرط کے پابند نہیں۔ ہم تو ہزارہا آدمی ساتھ لائیں گے۔ بلکہ مزید براں یہ شرط بھی ہوگی کہ جو مباہلہ میں شامل نہ ہوں دیکھنے کے لئے آئیں۔ ان کو بھی مباہلہ دیکھنے سے روکا نہ جائے۔

ان اعلانات سے صاف ظاہر تھا۔ کہ مباہلہ نہیں بلکہ احرار ایک دنگل کرنا چاہتے ہیں۔ پس میں نے اعلان کر دیا۔ کہ یا تو احرار شرائط طے کر کے فقط پانچ سو یا ہزار آدمی اپنے لائیں۔ اور قادیان میں مباہلہ کر لیں۔ ورنہ قادیان سے باہر لاہور یا گورداسپور میں مباہلہ کریں۔ کیونکہ قادیان کو ہم فساد کی جگہ نہیں بنانا چاہتے۔

احرار کی طرف سے قربانی کا بکرا

اس میرے اعلان کا احرار نے کوئی جواب نہ دیا۔ لیکن اعلان پر اعلان کرنا شروع کر دیا کہ مسلمان کثیر تعداد میں قادیان ۲۲ر نومبر کو پہونچ جائیں۔ اس پر حکومت نے کریمنل لاء ایمنڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت احرار لیڈروں کو قادیان جانے سے روک دیا۔ اور احرار جو حکومت کا تختہ الٹنے کی ڈینگیں ہمیشہ مارا کرتے ہیں۔ خاموش ہو کر بیٹھ رہے۔ اور آخر سوچ کر یہ عذر تراشا کہ ہم لوگ ۶ر دسمبر کو قادیان میں جمعہ پڑھنے کے لئے جانا چاہتے ہیں۔ چونکہ یہ محض ایک عذر تھا۔ ورنہ قادیان میں جمعہ کی کوئی خاص وجہ احرار کے لئے نہ تھی۔ اور پھر ایسے لیڈروں کے لئے جن میں سے بعض نماز کے ترک کے لئے مشہور ہیں۔ اس لئے حکومت نے جمعہ سے روکنے کے لئے نہیں بلکہ فساد سے روکنے کے لئے احرار کو پھر نوٹس دے دیئے۔ باقی احرار تو خاموش ہو گئے۔ لیکن قربانی کے بکرے کے طور پر مولوی عطاء اللہ صاحب کو انہوں نے پیش کر دیا۔ انہوں نے حکومت کے حکم کی نافرمانی کی۔

اور قادیان کی طرف روانہ ہوگئے۔ جس پر حکومت نے قانون شکنی کے ارتکاب کے بعد انہیں ۶ دسمبر کو گرفتار کرکے گورداسپور پہونچا دیا۔ جہاں ۷ دسمبر کو ان کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ اور بقول چودھری افضل حق صاحب **چٹ میری منگنی پٹ میرا بیاہ کے مقولہ کے مطابق مجسٹریٹ نے ان کو چار ماہ قید کی سزا دیدی۔**

اور باقی احراری لیڈر جو شہید گنج کی شورش کے وقت یہ دعوے کرتے تھے۔ کہ ہم تو اس لئے خاموش ہیں۔ کہ اس کام میں مسلمانوں کا نقصان ہے۔ ورنہ جان دینے سے تو ہم نہیں ڈرتے۔ خاموشی سے اپنے گھروں میں بیٹھ گئے۔

مولوی عطاء اللہ کی زندگی میں دو تغیر

اے دوستو! اس طرح پورے ایک سال میں مولوی عطاء اللہ صاحب کی زندگی میں دو تغیر پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۴ء میں انہوں نے قادیان آکر بانی سلسلۂ احمدیہ کی عزت پر حملہ کیا۔ اور اس حد تک کامیابی حاصل کی۔ کہ حکومت اور جماعت احمدیہ کے تعلقات کو بگاڑ دیا۔ پھر ۱۹۳۵ء میں انہوں نے دوبارہ حملہ کیا۔ لیکن اس دفعہ ان کی غرض حکومت اور احمدیہ جماعت کے تعلقات کو بگاڑنا نہ تھی۔ کیونکہ وہ تو پہلے ہی بگڑ چکے تھے۔ نیز اس دفعہ حکومت ان کے قادیان آنے کے خود خلاف تھی۔

احرار کے دوسرے حملہ کی غرض

پس اس دفعہ آنے کی غرض یہ تھی۔ کہ ایسی صورتِ حالات پیدا کر دیں۔ کہ جس سے مسلمانوں میں احمدیت کے خلاف اشتعال پیدا ہو کر احمدیت مسلمانوں کی نگاہوں میں ذلیل ہو۔ اور شہید گنج کی وجہ سے کھویا ہوا وقار پھر احرار کو حاصل ہو جائے۔ گویا پہلے حملہ میں ان کا بڑا مقصد حکام کے دلوں میں اشتعال پیدا کرنا تھا۔ اور اس دفعہ ان کا بڑا مقصد مسلمانوں کے دلوں میں اشتعال پیدا کرنا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے اس حملہ کو ناکام کر دیا۔ اور وہ گرفتار ہو کر عدالتِ گورداسپور میں پیش ہوئے۔ اور وہاں انہیں جاتے ہی چار ماہ کی قید کا حکم مل گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف

دیکھنے میں یہ واقعات معمولی معلوم ہوتے ہیں۔ اور کوئی عجیب بات ان میں نظر نہیں آتی۔ لیکن درحقیقت ان میں ایک بہت بڑا نشان ہے۔ اور سوچنے والوں کے لئے بانی سلسلۂ احمدیہ کی سچائی کا ایک زبردست ثبوت۔ اس نشان کو ذہن نشین کرانے کے لئے میں پھر احباب کو ۳۳ سال پہلے کے زمانہ کی طرف لے جانا چاہتا ہوں۔ ۳۳ سال ہوئے نومبر کے ہی مہینہ میں کہ جس میں مباہلہ کے نام پر جمع ہونے کے لئے احرار نے اعلان کیا تھا۔ بانی سلسلۂ احمدیہ نے مندرجہ ذیل کشف دیکھا۔ جو اخبار بدر ۱۹۰۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:۔

"ایک مقام پر میں کھڑا ہوں۔ تو ایک شخص آکر چیل کی طرح جھپٹا مار کر میرے سر سے ٹوپی لے گیا۔ پھر دوسری بار حملہ کرکے آیا۔ کہ میرا عمامہ لے جائے۔ مگر میں اپنے دل میں مطمئن ہوں۔ کہ یہ نہیں لے جا سکتا۔ اتنے میں ایک نحیف الوجود شخص نے اسے پکڑ لیا۔ مگر میرا قلب شہادت دیتا تھا۔ کہ یہ شخص دل کا صاف نہیں ہے۔ اتنے میں ایک اور شخص آگیا۔ جو قادیان کا رہنے والا تھا۔ اس نے بھی اسے پکڑ لیا۔ میں جانتا تھا۔ کہ موخر الذکر ایک مومن متقی ہے۔ پھر اسے عدالت میں لے گئے۔ **تو حاکم نے اسے جاتے ہی ۴ یا ۶ یا ۹ ماہ کی قید کا حکم دے دیا**"

(البدر جلد اول ۵ و ۶ ۱۳۲۰ھ)

اے دوستو! یہ کتنا بڑا نشان ہے۔ اس کشف سے ظاہر ہے۔ کہ ایک شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دو حملے کرے گا۔ پہلے حملہ میں وہ کامیاب ہو جائے گا۔ اور ٹوپی لے جائے گا۔ دوسرے حملہ میں وہ عمامہ لے جانا چاہے گا۔ لیکن اس میں وہ کامیاب نہ ہوگا۔ اور پہلے اسے ایک غیر مومن دُبلا پتلا شخص پکڑنا چاہے گا۔ مگر اس کی نیت پکڑنے کی نہ ہوگی۔ مگر پھر قادیان کا ایک شخص جو مومن متقی ہوگا اسے پکڑے گا۔ اس کے بعد وہ دوسری دفعہ حملہ کرنے والا شخص عدالت میں لے جایا جائے گا اور وہاں جاتے ہی اسے ۴ یا ۶ یا ۹ ماہ کی قید کی سزا دیدی جائے گی۔

ٹوپی اور عمامہ کی تعبیر

آؤ۔ اب ہم دیکھیں۔ کہ تعبیر کی کتابوں میں ٹوپی۔ اور عمامہ کی کیا تعبیر ہے۔ تاکہ خواب کا مضمون ہمارے لئے اور بھی واضح ہو جائے۔ پہلے ہم ٹوپی کو لیتے ہیں۔ ٹوپی کی تعبیر حضرت محمد بن سیرین جو ایک اعلیٰ درجہ کے تابعی تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقرب صحابی حضرت ابوہریرہ کے داماد تھے۔ لکھتے ہیں۔ وَضْعُهَا عَلَى الرَّأْسِ ...... قُوَّةٌ لِرَئِيْسِهٖ وَنَزْعُهَا مُفَارَقَةٌ لِرَئِيْسِهٖ

یعنی ٹوپی کی تعبیروں میں سے ایک تعبیر یہ ہے۔ کہ اگر خواب میں دیکھے۔ کہ کسی نے ٹوپی سر پر رکھی ہے۔ تو اس کے حاکم کو قوت و طاقت حاصل ہوگی۔ **اور اگر دیکھے۔ کہ کسی نے اس کے سر سے ٹوپی اُتار لی ہے۔ تو حاکم وقت سے اس کی علیحدگی ہو جائے گی۔** پھر لکھتے ہیں۔ وَاِنْ نُزِعَ عَنْ رَأْسِهٖ شَابٌّ مَجْهُوْلٌ اَوْ سُلْطَانٌ مَجْهُوْلٌ فَهُوَ مَوْتُ رَئِيْسِهٖ وَفِرَاقُ مَا بَيْنَهُمَا بِمَوْتٍ اَوْ حَيَاةٍ۔

یعنی اگر دیکھے کہ کسی غیر معروف نوجوان نے یا کسی غیر معروف بادشاہ نے **اس کے سر پر سے ٹوپی اتار لی ہے۔** تو اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ یا تو اس کا بادشاہ مر جائے گا۔ اور یا اس کے اور اس کے حاکم کے درمیان جدائی ہو جائے گی۔ خواہ موت کے ذریعہ سے خواہ زندگی میں ہی دوسرے اسباب کی وجہ سے یعنی تفرقہ وغیرہ سے۔

عمامہ کی تعبیر میں بھی امام محمد بن سیرین تابعی لکھتے ہیں۔ وَالْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ ...... وَهِيَ قُوَّةُ الرَّجُلِ وَتَاجُهٗ وَوِلَايَتُهٗ۔ یعنی پگڑیاں عربوں کا تاج کہلاتی ہیں۔ اور ان سے مراد آدمی کی قوت اور اس کی بادشاہت اور حکومت ہوتی ہے (تعبیر نامہ حضرت محمد بن سیرین برحاشیہ کتاب تعطیر الانام جلد اول صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴)

حضرت مسیح موعود کے کشف کی تعبیر

ان تعبیروں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواب کی تعبیر یوں ہوگی۔ کہ ایک شخص آپ پر حملہ کرے گا۔ اور آپ کے اور حکام کے تعلقات کے بگاڑنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ دوبارہ حملہ کرے گا۔ اور اس دفعہ اس کی غرض یہ ہوگی۔ کہ وہ احمدیت کی طاقت کو مٹا دے۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوگا۔ اس کے حملہ کے وقت پہلے ایک غیر مسلم شخص جو چھریرے بدن کا ہوگا۔ اُسے روکنا چاہے گا لیکن اصل میں اس کی نیت اس کے روکنے کی نہ ہوگی۔ بلکہ وہ دل میں کہتا ہوگا۔ کہ اگر اس کام سے میں آزاد ہی رہوں۔ تو اچھا ہے۔ لیکن اس موقعہ پر قادیان کا ایک آدمی جو مومن اور متقی ہوگا۔ وہ بھی اس حملہ آور کو پکڑنے کے لئے آگے بڑھے گا۔ اور اس کے آگے بڑھنے سے اس پہلے شخص کو بھی اچھی طرح پکڑنا پڑے گا۔ اور آخر اس حملہ آور کو عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اور بجائے لمبے مقدمہ کے اور مہینوں کی پیشیوں کے عام مقدمات کے دستور کے خلاف سرسری تحقیقات کے بعد جاتے ہی اس شخص کو چار یا چھ یا نو ماہ (حضرت مسیح علیہ السلام کو رؤیا کا یہ حصہ بھول گیا۔ کہ ان تینوں مدتوں میں سے کون سی مدت کی سزا ملی) قید کی سزا دیدی جائے گی۔

کشف نہایت صفائی سے پورا ہوا

اب دیکھو یہ تینتیس سال پہلے کا کشف اس زمانہ میں آکر کس صفائی۔ اور وضاحت سے پورا ہوا ہے۔ کون کہہ سکتا تھا۔ کہ حکومت جماعت احمدیہ کا امتحان کر لینے کے بعد اور اس امر کا یقین کر لینے کے بعد کہ یہ جماعت فتنوں اور فسادوں سے بچتی ہے ایک لسان لیکچرار کی کوشش سے اس وہم میں دوبارہ مبتلا ہو جائے گی۔ کہ شاید یہ جماعت اپنی حکومت قائم کر رہی ہے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ اور حکومت میں تفرقہ اور جدائی پیدا ہو جائے گی۔ پھر کون کہہ سکتا تھا۔ کہ ۱۹۳۴ء کے پہلے حملہ کے بعد دوبارہ حملہ پہلے حملہ سے مختلف حالات میں ہوگا۔ اور اس دفعہ وہی شخص حکومت اور احمدیوں میں تفرقہ ڈلوانے کے لئے نہیں۔ بلکہ احمدیوں کو مسلمانوں کی نگاہ میں ذلیل کرنے کے لئے اور ان کی عزت کو خاک میں ملانے کے لئے دوبارہ حملہ کرے گا۔ پھر کون کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ دوسرا حملہ باوجود اس کے کہ احرار کے دوسرے لیڈر موجود تھے۔ اور باوجود اس کے کہ پہلے سال کی کانفرنس کے حملہ آور یعنی صدر کی بیوی بیمار تھی۔ پھر اسی کے سپرد کیا جائیگا

اور پھر کون کہہ سکتا تھا۔ کہ اس دوسرے حملہ کے وقت حالات ایسے ہوں گے۔ کہ وہ حملہ قانونی جرم بھی بن جائے گا۔ اور پھر کون کہہ سکتا تھا کہ اس وقت حکومت کا ایک نمائندہ چھریرے بدن کا ہو گا۔ پھر کون کہہ سکتا تھا۔ کہ وہ نمائندہ اس کام میں حقیقی ہمدردی نہ رکھتا ہو گا۔ اور پھر کون کہہ سکتا تھا۔ کہ قادیان کا ایک باشندہ اس وقت آگے آئے گا۔ اور ان تمام عذرات کو جن کی وجہ سے حکومت اپنے نوٹس کو واپس لے سکتی تھی۔ توڑ دے گا۔ اور گرفتاری کو ناگزیر بنا دے گا۔ پھر بتاؤ کہ کون کہہ سکتا تھا کہ آخر جب دوبارہ حملہ کر کے آنے والے شخص کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ اور وہ عدالت میں حاضر کیا جائے گا۔ تو عدالت برخلاف علم عادت کے اس کے مقدمہ کی سرسری سماعت کرے گی۔ اور پھر میں پوچھتا ہوں۔ کہ کون ۱۹۰۲ء میں یہ بتا سکتا تھا۔ کہ پھر عدالت اس دوبارہ حملہ کر کے آنے والے شخص کو جاتے ہی سزا بھی دے دے گی۔ اور وہ سزا چار ماہ کی قید ہو گی۔

ہر مذہب کے لوگوں سے اپیل

اے وہ لوگو جو خواہ ہندو ہو خواہ مسلمان خواہ عیسائی۔ خواہ سکھ دیکھو تمہارے زندہ خدا نے ایک زندہ نشان دکھایا ہے۔ اس پر غور کرو۔ اور اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے ادب سے جھک جاؤ۔ کہ وہ اپنے نشانوں کے ذریعہ سے تم کو بلاتا ہے۔ تا تم کو روحانی زندگی دے۔ اور تمہاری روحانی موت کو حیات سے بدل دے۔ دیکھو تم نے مرنے کے بعد نہ احرار کے سامنے پیش ہونا ہے۔ نہ اپنے مولویوں پنڈتوں پادریوں یا گیانیوں کے سامنے۔ تم نے اپنے پیدا کرنے والے قادر خدا کے سامنے پیش ہونا ہے۔ پھر تم اسے کیا جواب دو گے۔ کہ ہم نے نشان پر نشان دیکھے۔ مگر پھر بھی صداقت کو قبول نہ کیا بانی سلسلہ احمدیہ کو دعوے کئے پچاس سال سے زائد ہو گئے۔ اس عرصہ میں خدا تعالیٰ نے نشان پر نشان دکھایا ہے۔ جو ایک سے ایک زیادہ شاندار تھا۔ اسی نے سورج اور چاند کو مقررہ تاریخوں میں ان کے لئے گرہن لگایا اسی نے طاعون کو ان کی پیشگوئی کے مطابق ہندوستان میں ظاہر کیا۔ اسی نے جاپان کو ان کی خبر کے مطابق روس پر فتح دی۔ کوریا پر قابض کیا۔ اور ایک زبردست مشرقی طاقت بنایا۔ اسی نے ان کی خبر کے مطابق زارِ روس کی حکومت کو تباہ کیا۔ اور زار کو بحالت زار حکومت سے علیحدہ کیا۔ اسی نے ان کی پیشگوئی کے مطابق عرب میں آزاد حکومت قائم کی۔ اور پنجاب بہار اور کوئٹہ میں زلزلوں سے ان کی صداقت پر مہر لگا دی۔ اسی نے افغانستان کے تغیرات کو ان کی وفات کے بعد ان کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر کر کے ان کے حق میں گواہی دی۔ اور آج وہ پھر ایک نشان تمہاری ہدایت کے لئے دکھاتا ہے۔ تا تم میں سے وہ لوگ جو بانی سلسلہ احمدیہ کے بعد پیدا ہوئے ہیں یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے پہلوں کو نشان دکھائے۔ مگر ہمیں ان سے محروم رکھا۔ دیکھو تمہارا پیدا کرنے والا وہ محبوب جس کا جلوہ دیکھنے کے لئے تمہارے آباء و اجداد حسرت کرتے ہوئے اس دنیا سے گذر گئے۔ وہ آج پھر اپنی پوری شان سے ظاہر ہوا ہے۔ تا تم کو اپنی صورت دکھائے۔ کیونکہ وہ وراء الورا ہستی ہے۔ اور صرف اپنے نشانوں کے ذریعہ سے ہی دیکھی جا سکتی ہے۔

دبلے پتلے آدمی سے مراد

بعض لوگ جو حالات سے ناواقف ہیں ان کی مزید واقفیت کے لئے میں یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ کشف میں جو دبلا پتلا آدمی دکھایا گیا ہے۔ اس سے مراد حکومتِ وقت کا کوئی نمائندہ بھی ہو سکتا ہے۔ جو دل سے احرار کے گرفتار کرنے کی تائید میں نہ تھا۔ چنانچہ واقعات سے ثابت ہے۔ کہ جب احرار نے قادیان میں مباہلہ کے نام سے آنا چاہا۔ اور اس کی جواز کی یہ دلیل دی۔ کہ چونکہ امام جماعت احمدیہ نے خود ہم کو دعوت دی ہے۔ اس لئے اب ہمارے قادیان جانے میں کوئی روک نہیں ہونی چاہیئے۔ تو گو ان کا یہ بیان غلط تھا کیونکہ میں نے جو شرائط مقرر کی تھیں۔ انہوں نے ان کو پورا نہ کیا تھا۔ مگر پھر بھی حکومت کے بعض نمائندے چاہتے تھے۔ کہ اس عذر کی بناء پر اپنے پاؤں اس جھگڑے سے نکال لیں۔ لیکن اس موقعہ پر میں نے ایک تفصیلی اشتہار شائع کیا۔ اور اس میں ثابت کر دیا۔ کہ احرار نے میری شرائط کے مطابق ہرگز مباہلہ کو منظور نہیں کیا۔ بلکہ خود ان کے اشتہارات سے ثابت ہے۔ کہ وہ مباہلہ کے لئے نہیں بلکہ کانفرنس کے لئے آ رہے ہیں۔ تو اس اشتہار کے بعد حکومت کا خاموش رہنا اپنے قانون کو خود توڑنے کے مترادف ہو گیا۔ اور وہ میری اس گرفت کی وجہ سے اپنے بنائے ہوئے قانون کے احترام پر مجبور ہو گئی۔ اور اس طرح گویا مولوی صاحب کی گرفتاری کا باعث ایک قادیان کا شخص ہو گیا۔ اور جو لوگ بعض عذرات کی بناء پر قدم پیچھے ہٹانا چاہتے تھے۔ ان کی خواہش پوری نہ ہو سکی۔ سو دبلے پتلے شخص سے حکومت کا کوئی ایسا نمائندہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ جو احرار کی گرفتاری پر دل میں رضامند نہ تھا۔ لیکن اس سے علم تعبیر کے مطابق حکومت کا وہ مذبذب رویہ بھی ہو سکتا ہے۔ جو حکومت کی طرف سے میرے اس اعلان سے پہلے کہ جب تک شرائط طے نہ ہوں میں ہرگز قادیان میں مباہلہ کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اور یہ کہ اگر شرائط طے کئے بغیر احرار قادیان میں آئے۔ تو وہ مباہلہ کے لئے نہیں آئیں گے۔ بلکہ اور کسی غرض کے لئے آئیں گے ظاہر ہو رہا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر حملہ سے مراد

شائد کوئی شخص یہ اعتراض کرے۔ کہ اس رویا میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ذات پر حملہ دیکھا ہے۔ اور تم جس واقعہ کا ذکر کرتے ہو۔ یہ آپ کی وفات کے بعد کا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی سنت کے مطابق خدا تعالیٰ کے فرستادوں کی بعض پیشگوئیاں ان کے بعد ان کے خلفاء کے ہاتھ پر پوری ہوتی ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ رویا میں آپ نے دیکھا کہ قیصر و کسریٰ کے خزانہ کی کنجیاں آپ کے ہاتھ میں دی گئی ہیں۔ لیکن یہ کنجیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آئیں۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ مامور کبھی کشف میں اپنے آپ کو دیکھتا ہے مگر مراد اس سے اس کی جماعت ہوتی ہے

پیشگوئی نہایت بیّن طور پر پوری ہوئی

اب میں اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے پھر ان سب لوگوں سے جن کے ہاتھ تک میرا یہ اشتہار پہونچے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس زبردست نشان پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور دیکھیں کہ کیا یہ انسانی دماغ کا اختراع ہو سکتا ہے۔ کیا کوئی بندہ اتنا عرصہ پہلے ایسی تفصیلی خبر دے سکتا ہے۔ بے شک دشمن سو قسم کے اعتراض پیدا کر لیتا ہے۔ لوگوں نے ہر رسول کے متعلق شکوک پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور رسول تو الگ رہے خود اللہ تعالےٰ کی ذات کے متعلق بھی لوگ شکوک پیدا کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جتنی وضاحت اللہ تعالےٰ کی سنت کے مطابق خدا کے فرستادوں کے کلام میں ہوتی ہے۔ دیدہ بینا کے لئے اس پیشگوئی میں موجود ہے۔ تعبیر کے علم سے چونکہ اکثر لوگ واقف نہیں ہوتے۔ اس لئے اس کشف کے سمجھنے میں بعض لوگوں کو دقت ہو تو ہو۔ ورنہ اگر علم تعبیر کی کتابوں سے اس کی تعبیر کر کے کسی ناواقف شخص کے سامنے بھی اس کشف کو رکھ کر دیکھا جائے۔ تو وہ فوراً اسے مولوی عطاء اللہ صاحب کے واقعہ پر چسپاں کر دے گا۔ مثلاً ایک ایسے شخص سے جو مولوی عطاء اللہ صاحب کے حالات سے واقف ہو کہو کہ ایک شخص ہے۔ جس نے ایک مذہبی سلسلہ کے مرکز میں جا کر پُر زور تقریریں کیں۔ اور اس سلسلہ کے خلاف حکومت کو اکسایا۔ اور وہ اس میں کامیاب ہو گیا حکومت اس سلسلہ پر بدظن ہو گئی۔ پھر دوبارہ وہ اسی جگہ پر اس لئے جانے کے لئے آمادہ ہوا۔ کہ اس سلسلہ کی مذہبی حیثیت کو بھی گرا دے۔ مگر اس دفعہ حکومت کے ایک قانون سے اس کے ارادہ کا ٹکراؤ ہو گیا۔ لیکن حکومت ابھی اپنے قانون کو استعمال کرنے سے ہچکچاتی تھی۔ کہ اتنے میں اس سلسلہ کے ایک شخص نے ان عذرات کو جن کی وجہ سے حکومت ہچکچاتی تھی توڑ دیا۔ اور حکومت نے اس باہر سے آنے والے شخص کو گرفتار کر کے عدالت کے سامنے پیش کر دیا

اور عدالت نے پوری تحقیق کر کے جاتے ہی اسے چار ماہ قید کی سزا دے دی۔ اب تم بتاؤ کہ یہ شخص کون ہے۔ تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ شخص بلا اختیار بول اٹھے گا۔ کہ یہ تو مولوی عطاء اللہ صاحب کا واقعہ ہے۔ پھر ایسی واضح اور بین پیشگوئی کے بعد اب آپ لوگ اور کس نشان کی انتظار میں ہیں۔

احرار کی مخالفت صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ثبوت بن گئی

ذرا غور تو کریں۔ کہ وہی امر جسے سلسلہ احمدیہ کی ہتک کا موجب بنایا جا رہا تھا۔ اسے اللہ تعالیٰ نے کس طرح سلسلہ احمدیہ کی سچائی ثابت کرنے کا ذریعہ بنا دیا۔ اور ایک بین نشان کی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ گویا بالکل اسی طرح ہوا۔ جس طرح بانی سلسلہ احمدیہ کو ایک اور رویاء میں دکھایا گیا تھا۔ کہ کسی شخص نے آپ کی طرف ایک سانپ بھیجا ہے جسے آپ نے تلا تو وہ مچھلی بن گیا۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ سب تحریک احرار نے سلسلہ احمدیہ کو ضعف پہنچانے کے لئے شروع کی تھی۔ گویا ایک سانپ احمدیت کو ڈسنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے وہی سانپ مچھلی بنکر سلسلہ کی ترقی کا موجب اور اس کی صداقت کا ایک ثبوت بن گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞

اب اس کھلے نشان کو دیکھکر بھی جو شخص پیچھے رہتا ہے۔ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔ کیونکہ معمولی حاکموں کے احکام کو رد کرنے والا شخص بھی سزا سے نہیں بچ سکتا۔ تو جو شخص رب العالمین خدا کی دعوت کو رد کرتا ہے۔ اس کا کیا حشر ہوگا۔ لیکن میرے نزدیک ہمیں سزا کو نہیں دیکھنا چاہیئے۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جب ہمارے پیدا کرنیوالے نے ہاں اس خدا نے جس کے حسن کے مقابل پر سب حسن ہیچ اور بے حقیقت ہیں۔ ہمیں اپنی جلوہ نمائی کے لئے بلایا ہے۔ اور ہم اس میں سستی کرتے ہیں۔ تو کیا اس عظیم الشان موقعہ کو کھو کر ہم کبھی بھی امید کر سکتے ہیں۔ کہ پھر ہم کو یہ موقعہ دیا جائے گا۔ اور ہم کبھی بھی اس کے جلال کو دیکھ سکیں گے؟

پس میں ایک طرف تو تمام دُنیا کے باشندوں کو اس نشان پر غور کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی دعوت دیتا ہوں۔ اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام بنی نوع انسان کو خواہ مسلمان ہوں۔ خواہ ہندو۔ خواہ سکھ۔ خواہ عیسائی۔ سچائی قبول کرنے کی توفیق دے۔ اور دُنیا کی محبت اور دنیا کے خوف کو لوگوں کے دلوں سے مٹا کر اپنی محبت اور اپنا خوف بخشے۔ کہ اسی میں سب ترقی ہے اور اسی میں سب عزت ہے ۞

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

خاکسار

مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ

احرار نے قادیان میں مباہلہ کرنا کیوں منظور کیا؟

میاں محمد الدین صاحب احمدی بھیرہ سے لکھتے ہیں۔ کہ جب احرار مباہلہ کی آڑ میں قادیان آنے کے اعلانات کر رہے تھے۔ اور لوگوں کو بکثرت جمع ہونے کے لئے کہہ رہے تھے۔ ان دنوں مولوی ظہور احمد بگوی کے ایک ہم مشرب سے میری گفتگو مباہلہ کے شرائط کے تصفیہ کے سلسلہ میں ہوئی۔ اس وقت اس کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔ کہ "ہمارا مقصد قادیان میں مباہلہ منظور کرنے کا صرف یہی ہے۔ کہ ہماری کانفرنس قادیان سے روکی گئی تھی۔ اس طرح ہمیں قادیان جلسہ کر کے تقریریں کرنے کا موقع مل جائیگا۔ اور ممکن ہے دلی خواہش بر آئے۔ اور ہماری کانفرنس اسی بہانہ سے ہو جائے گی"۔

اسی قسم کی اطلاعات۔ اور بھی کئی مقامات سے موصول ہوئی تھیں ۞

بنگال میں اردو کی ترقی کیلئے کوشش

کلکتہ کے تمام اردو ادیبوں کا ایک اجتماع ۲۹ر نومبر ۱۹۳۵ء کو اردو لٹریری کانفرنس کے انعقاد کی غرض سے ۸۵ ذکریا اسٹریٹ میں ہوا۔ مجمع تقریباً سو سے زیادہ اصحاب پر مشتمل تھا۔ آپس کی بحث و تمحیص کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ چار اور پانچ جنوری ۱۹۳۶ء کو توی ہفتے کے موقعہ پر تمام اردو کے سرپرستوں اور بہی خواہوں کو اردو کی ترقی و بقا کی کوشش کے لئے جمع کیا جائے۔ مندرجہ ذیل اصحاب استقبالیہ کمیٹی کے عہدہ دار مقرر ہوئے۔

(۱) جناب علامہ جمیل مظہری صاحب ایم۔ اے۔ صدر (۲) بیگم مؤید زادہ فرخ سلطان ایم۔ اے بی۔ ایل صدر طبقۂ اناث (۳) جناب واصف صاحب بنارسی نائب صدر (۴) جناب ابن امام صاحب وکیل۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایل نائب صدر (۵) جناب قمر صدیقی صاحب بی۔ اے نائب صدر (۶) جناب مظہر توحید صاحب وکیل بی۔ اے۔ بی۔ ایل نائب صدر (۷) جناب ظفر تبریزی صاحب جنرل سیکرٹری (۸) جناب شمس صاحب شیدائی سہرامی جوائنٹ سیکرٹری (۹) جناب محمد ابراہیم ہوش جوائنٹ سیکرٹری

مجلس استقبالیہ کے عہدہ داروں کا ایک جلسہ خصوصی ۱ر دسمبر کو ۸۵ ذکریا اسٹریٹ میں منعقد ہوا۔ اس نسبت میں مندرجہ ذیل مواضع کا انتخاب ہوا۔ تاکہ ان پر اردو لٹریری کانفرنس کے اجلاس میں مضامین نظم و نثر پڑھے جاہیں

مواضع نثر:۔ (۱) دو ادب اور اس کی فطری بالیدگی (۲) ہندوستان کی مشترکہ زبان اور رسم الخط (۳) اردو کی عالمگیری اور اس کے اسباب۔ (۴) ہندوستان وحدت زبان اور ملت اسلامیہ کی شیرازہ بندی۔ (۵) بنگال میں اردو کی ترویج اور اس کے ذرائع۔ (۶) بنگال اور اردو (۷) لٹریچر اور ذہنیت کی تعمیر (۸) ہندو اور اردو ادب (۹) یورپین اور اردو ادب (۱۰) فلم اور اردو زبان (۱۱) اردو اور ڈرامہ (۱۲) اردو اور افسانہ نویسی (۱۳) اردو زبان کی تعمیر کے لئے غیر زبانوں کے الفاظ کی بناوٹ (۱۴) اردو اور پریس (۱۵) نظام اردو (۱۶) اردو اور مذاحیہ نگاری۔

ان مواضع پر مضامین لکھنے کے لئے ملک کے مستند انشاء پردازوں کو دعوت دی جا رہی ہے جن کے اسمائے گرامی ان کی منظوری آجانے پر شائع کئے جائیں گے ۞

مواضع نظم:۔ (۱) عید اور اس کے مختلف پہلو (۲) وطن (۳) کسان (۴) شاعر (۵) مفلس ماں اور ضدی بچہ (۶) بیداری ۞

تمام شعراء سے درخواست ہے۔ کہ وہ مندرجہ بالا مواضع پر نظمیں لکھکر دسمبر کے آخر تک دفتر اردو لٹریری کانفرنس میں روانہ فرمائیں۔ کوئی نظم اکیس اشعار سے زیادہ نہ ہو۔ نظمیں بعد انتخاب پڑھی جائیں گی ۞ (ظفر تبریزی بی۔ اے جنرل سیکرٹری اردو لٹریری کانفرنس)

احباب خط بھیجتے وقت احتیاط کریں

قادیان ۱۷ر دسمبر۔ باوجود اعلان کے احباب خطوط پر کم ٹکٹ چسپاں کر کے متواتر بھیج رہے ہیں۔ اس طرح علاوہ ڈبل خرچ کے وہ ڈاک بھی حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو ایک دن بعد ملتی ہے۔ آج آٹھ آنے بیرنگ کے ادا کئے گئے۔ آئندہ اگر کوئی خط بیرنگ ہوا۔ تو وہ نہیں لیا جائے گا۔ احباب احتیاط کریں ۞ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۱۵ دسمبر۔ لنکا شائر وفد کے لیڈر نے سپیشل ٹیرف بورڈ کے سامنے شہادت دیتے ہوئے کہا۔ چونکہ ہندوستان کے ساتھ ہماری تجارت میں بہت کمی واقع ہوگئی ہے۔ اور ہندوستان کی پیداوار میں اضافہ ہوگیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ موجودہ محصول درآمد کو کم کیا جائے

جوہنس برگ ۱۵ دسمبر۔ ہندوستانی گورنمنٹ کے ایجنٹ سر سید رضا علی نے ٹرانسوال میں مقیم ہندوستانیوں کے لئے آبادی کی غرض سے مزید زمین حاصل کرنے کی درخواست کی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ذمہ دار وزیر اور پارلیمنٹ اس درخواست پر ہمدردانہ توجہ دیں گے۔

قاہرہ ۱۵ دسمبر۔ وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا آج وزیر اعظم نسیم پاشا سے ملے اور انہیں ۱۹۲۳ء کے دستور کی مراجعت پر مبارکباد دی۔ معلوم ہوا ہے نحاس پاشا نے قریبی انتخابات پر زور دیا ہے۔ آج کے مظاہرے میں بہت سی طالبات شامل تھیں۔ برطانویوں پر حملہ کے دو حادثات رونما ہوئے ہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ مصری یونیورسٹی دسمبر کے اختتام پر کھل جائے گی۔

اندور ۱۵ دسمبر۔ آج آسٹریلیا کی کرکٹ ٹیم کا وسطی ہند کی ٹیم سے میچ شروع ہوا پہلی اننگ میں وسطی ہند کی ٹیم نے ۱۳۸۰ اور آسٹریلیا والوں نے ۱۹۰ رنز بنائیں

لنڈن ۱۵ دسمبر۔ آج مسٹر انتونی ایڈن جنیوا سے لنڈن پہنچے۔ انہوں نے صلح کی تجاویز کے متعلق جنیوا کی روش پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔

کلکتہ ۱۵ دسمبر۔ مذاہب کی دوسری بین الاقوامی کانگرس کے صدر سر فرانسس ینگ ہسبینڈ نے ہندو مذہب کی نمائندگی کے لئے سنسکرت کالج کلکتہ کے پرنسپل ڈاکٹر داس گپتا کو مدعو کیا ہے۔ یہ کانگرس ۳ اور ۱۸ جولائی ۱۹۳۶ء کے درمیان لنڈن میں منعقد ہوگی۔

واردھا ۱۵ دسمبر۔ مسٹر گاندھی کی صحت اگرچہ روبرو ترقی ہے تاہم انہیں مزید دو ماہ کے لئے آرام کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ آب و ہوا کی تبدیلی کا بھی انہیں مشورہ دیا گیا ہے۔

ناسک (بذریعہ ڈاک) ہری جنوں نے مقامی کنوؤں سے پانی نکالنے کا حق حاصل کرنے کے لئے حکام کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ پندرہ دسمبر کو مظاہرہ کریں گے۔ اور گروپ بن کر کنوؤں سے پانی نکالنے کے لئے جائیں گے

لائل پور ۱۵ دسمبر۔ عنقریب اچھوت لائل پور ایک کانفرنس منعقد کریں گے۔ اور اس میں اپنی ہندوؤں سے علیحدگی کے سوال پر غور و خوض کریں گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا تازہ مضمون اور احمدی جماعتیں

آج کے اخبار میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جو مضمون شائع ہو رہا ہے اس کے متعلق الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ اس مضمون کا پوسٹر اور ٹریکٹ صرف انہی جماعتوں کو بھیجا جائے گا۔ جن کی طرف سے اس کے لئے اطلاع آئیگی۔ کہ اس قدر تعداد میں بھیجے جائیں۔ جو جماعتیں اس قسم کی اطلاع نہیں بھیجیں گی۔ ان کو قطعاً روانہ نہیں کیا جائے گا۔ اب پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احمدی جماعتیں جلد سے جلد اطلاع دیں۔ کہ انہیں مقامی حالات کے ماتحت کس قدر پوسٹروں اور کتنے ٹریکٹوں کی ضرورت ہے وہ جماعتیں جو پہلے ٹریکٹ بھیجنے کے متعلق اطلاع دے چکی ہیں۔ ان کی طرف سے بھی اب پھر اطلاع آنی چاہیئے۔

یہ ضروری نہیں کہ سب جماعتیں قیمتاً منگائیں۔ جو جماعت پورا خرچ نہ دے سکے۔ وہ اصل خرچ کا کچھ حصہ ہی بھیج دے۔ حتیٰ کہ صرف خرچ ڈاک ہی دے سکتی ہے قیمت پوسٹر ایک روپیہ سینکڑہ اور قیمت ٹریکٹ آٹھ آنہ سینکڑہ رکھی گئی ہے۔

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

پونا (بذریعہ ڈاک) انیس سال کے ایک لڑکے نے ۶۵ گھنٹے اور ۲۰ منٹ تک متواتر سائیکل چلا کر گذشتہ ریکارڈ کو مات کر دیا ہے مسٹر کیلکار نے اسے ۱۵۰ روپے کا انعام دیا

مدراس ۱۵ دسمبر۔ آج آل انڈیا کھدی سودیشی نمائش کا افتتاح کیا گیا۔ مسٹر ستیا مورتی نے استقبالیہ تقریر کی۔ مسٹر جمال محمد نے اپنی تقریر میں سودیشی تحریک کی ترقی کے لئے ہندوستان میں فنانشل آزادی کی ضرورت پر زور دیا۔

بمبئی ۱۵ دسمبر۔ آج آسٹریلیا کا تجارتی وفد بمبئی پہنچا۔ وفد کے لیڈر مسٹر سینڈرسن نے کہا۔ ہمارا مقصد ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان تجارت کو بڑھانے کے ذرائع دریافت کرنا ہے۔ کیونکہ دونوں ملک زراعتی پیداوار پر انحصار کے لحاظ سے ایک حیثیت رکھتے ہیں۔

الہ آباد ۱۵ دسمبر۔ یو پی میں بے کاری کے انسداد کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔

لجنہ اماء اللہ قادیان کا جلسہ

قادیان ۱۶ دسمبر۔ آج زیر صدارت سیدہ حضرت ام طاہر احمد لجنہ اماء اللہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ عزیزہ حبیب بیگم صاحبہ نے اپنے مضمون جو تحریک جدید کے متعلق تھا سنایا بعدہ عزیزہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے خاتم النبیین پر مضمون سنایا۔ پھر مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے تقریر تربیت و اصلاحات نسواں پر کی۔ اور چند ہدایات جلسہ سالانہ کے متعلق دیں۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے بھی کچھ ہدایات جلسہ سالانہ کے متعلق فرمائیں۔ اور نمائش دستکاری کے متعلق اعلان کیا۔ آخر میں الفضل خطبہ نمبر مورخہ ۳ دسمبر جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تحریک جدید کے دوسرے سال کے لئے مالی قربانی کے متعلق خطبہ ہے۔ مستورات میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے تقسیم کیا گیا۔

راقمہ۔ مریم اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم

اس نے اپنی رپورٹ شائع کر دی ہے۔ جس میں صوبہ کے محکمہ ہائے تعلیم۔ زراعت اور حفظان صحت کو نئے سر سے منظم کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ گھریلو دستکاریوں کے اجراء کی بھی تجویز کی گئی ہے۔ اور پرائمری تک لازمی تعلیم کا بھی مشورہ دیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۱۵ دسمبر۔ ایسٹ انڈین ریلوے پر تاروں کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔ چور تاریں کاٹ کر لے گئے۔ خوش قسمتی سے کسی شخص نے ٹرین گزرنے سے ایک گھنٹہ قبل اس کو دیکھ لیا۔ اور فوراً ریلوے کے حکام کو اطلاع دے دی گئی۔ جس سے ریلوے لائن کو درست کر لیا گیا پولیس مصروف تحقیقات ہے۔ اس واقعہ سے پہلے بھی دو مرتبہ سلسلہ تار منقطع کر دیا گیا تھا

پیرس ۱۵ دسمبر۔ حبشی سفیر مقیم پیرس نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ حبش کا کوئی علاقہ اٹلی کو اس وقت تک نہ دیا جائیگا جب تک ایک حبشی بھی زندہ ہے۔ ہم ملک کی خاطر آخری دم تک برسر پیکار رہیں گے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر